رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان ۔

نمبر ۲۸ | مورخہ ۱۴؍ اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء | مطابق یکم صفر ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

۱۱؍ اکتوبر کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بڑے گھر بطن دختر نیک اختر متولد ہوئی ۔ خدا تعالیٰ مبارک کر ۔ اس تقریب پر ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ میں چھٹی منائی گئی ۔ اُسی دن جناب مولوی سرور شاہ صاحب کے ہاں لڑکا تولد ہوا ۔ خدا لمبی عمر عطا کرے ۔

حضرت اُم المومنین امرتسر سے واپس تشریف لے آئی ہیں ۔

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں ۔

جناب قاضی سید امیر حسین صاحب کو اب آرام ہے کسی قدر چل پھر سکتے ہیں ۔

نظم
اِس زمانہ کے مُسلمان اور اُن کے لیڈر

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

ترے اسلام پر کیونکر ہو شیدا کوئی اے مسلم
جو نقشہ پیش تو کرتا ہے وہ تصویر اُلٹی ہی

مُسلمانو تمہاری سعی کیسے بار آور ہو
اِدھر تدبیر اُلٹی ہی ۔ اُدھر تقدیر اُلٹی ہی

مرض بڑھتا ہی جاتا ہے خدا را ہوش میں آؤ
دوا اُلٹی نہیں ہے گر تو کیوں تاثیر اُلٹی ہے

اُمور دین میں کیا موت پڑتی ہی تجھے واعظ
کہ سارے کام سیدھے ہیں مگر تفسیر اُلٹی ہی

ترے پند و نصیحت سے مرا دل اور رکتا ہے
سمجھ اُلٹی ہے میری یا تری تقریر اُلٹی ہے

دل و سر جب تلک سیدھے تھے سیدھی تھی
اب اُلٹی ہیں تو اُلٹا قول ہی تحریر اُلٹی

خدایا خواب کی صورت میں یہ نقشہ بدل کے تو
کھلے جب آنکھ تب معلوم ہو تعبیر اُلٹی ہی

اخبار احمدیہ

اطلاع بندہ کی ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء سے پنشن ہوگئی ہے۔ میری عارضی سکونت۔ حیدر آباد محلہ شاہ گنج متصل آبدار خانہ ڈیوڑھی ابی صاحب مکان قاضی حمید الحق رجسٹرار ہوگی۔ فی الحال احباب اسی پتہ سے خط و کتابت کریں (محمد ابو احمید ناظم عدالت دیوانی ضلع گلبرگہ دکن)

سکرٹری انجمن احمدیہ کوہاٹ کا پتہ خاکسار نے اب پہلا مکان چھوڑ دیا ہے۔ اب جن صاحب ملنا چاہیں۔ وہ گورنمنٹ ہائی سکول کوہاٹ کے بورڈنگ ہوس میں ملیں۔ (خاکسار صدر الدین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ علاقہ کوہاٹ)

چنیوٹ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی چنیوٹ گئے ہیں۔ جہاں ان کے وعظ ہونگے۔

کریم پور کا جلسہ احمدیہ ۲۲ اکتوبر بروز جمعہ کریم میں جلسہ ہوگا مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری وہاں تشریف لیجائینگے۔ علاقہ کے احمدی خود اور غیر احمدی اصحاب کو لے جائیں۔ کریم پور نوان شہر سٹیشن سے جانب جنوب مشرق ۳ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ (حاجی غلام احمد خان از کریام)

دُعا کی درخواست میری اہلیہ ڈیڑھ سال سے سخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دُعا کریں (محمد الدین سکنہ پھمباں ضلع ہوشیار پور)

میری بیوی اور میرے چھوٹے بھائی کی صحت کے لئے دُعا کی جائے۔ (محمد صدیق ریلوے گارڈ۔ سیالکوٹ)

میں ایک ماہ سے بخار اور کھانسی میں مبتلا ہوں۔ بہت کمزور ہوں۔ دُعائے صحت کی جائے۔ (محمد علیخان اشرف ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول ریاست پونچھ)

اللہ کی درگاہ عالی میں دعا کے لئے احمدی بھائیوں سے درخواست ہے۔ مولا کریم عافیت بخیر کرے۔ میرے بچے میری بیوی صاحب ایمان اور خادم دین ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی عافیت بخشے۔ میری بیوی کو بیماری سے صحت اور کامل تندرستی ہو۔ آمین ثم آمین۔ دُعاؤں کا خواستگار۔ شیخ فضل حق احمدی ریلوے گارڈ بہاولنگر سٹیشن۔

میں بعارضہ بخار بیمار ہوں اور بوجہ بیکاری تنگدست۔ تمام احمدی بھائی درد دل سے دعا فرمائیں۔ (منشی غلام حیدر کشمیری بازار۔ لاہور)

میں نے ایک خاص کام کیواسطے عرضی دی ہے۔ اس مطلب کے حصول کے لئے دعا فرمائیں (رحمت اللہ۔ ہیڈ کلرک سٹیشن ہسپتال کاکول)

نماز جنازہ میرے عزیز عبد الکریم مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جائے (جلیل احمد خان برما)

بندہ کی لڑکی عائشہ بی بی تین ماہ بیمار رہ کر فوت ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھا جاوے (فضل دین احمدی چک ۷۱ ڈاکخانہ چک ۲۷ تحصیل سرگودھا)

جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بھینی شرق پور بعارضہ دق کہنہ ۲۷ ستمبر کو انتقال کر گئے انا للہ۔ مرحوم آخری دم تک نماز لیٹے لیٹے چارپائی پر ہی پڑھتے تھے۔ مرنے سے پانچ چھ منٹ پیشتر کلمہ شہادت پڑھا۔ اور کہا خدا ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے برگزیدہ نبی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے واقعی نبی ہیں۔ اس کے تھوڑی دیر بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔ درخواست جنازہ ہے۔ (عبد العزیز پسر مولانا مرحوم)

جناب مولوی مصاحب خان صاحب سب ڈپٹی کلکٹر مقام کیرنگ ضلع پوری ملک اڑیسہ کی اہلیہ بعارضہ بخار فوت ہوگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ پڑھا جائے۔ (سید رسول بخش از مقام کیرنگ)

خاکسار کا لڑکا جو ایک ہی تھا۔ اللہ کریم نے اپنی طرف بلالیا۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ (قاضی مبارک علی سیالکوٹ)

میرے والد محترم جو کہ پُرجوش احمدی تھے۔ ۶۔ اکتوبر کو انتقال کر گئے۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں (فیروز الدین نمبردار امرتسر)

میری ہمشیرہ ۴۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو فوت ہوگئی انا للہ احباب نماز جنازہ پڑھیں۔ (فقیر اللہ۔ دلوال ضلع ملتان)

بخدمت جمیع سکرٹریان صاحبان انجمن احمدیہ قادیان

بغرض طیاری سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان جملہ انجمنہائے احمدیہ کی طرف سے رپورٹوں کا آنا ضروری ہے۔ لہذا التماس ہے کہ اپنی اپنی انجمن کی رپورٹ مطابق سالہائے گذشتہ بہت جلد مرتب کر کے یکم نومبر ۱۹۲۰ء تک دفتر ہذا میں بھیجکر مشکور فرماویں۔
خلیفہ رشید الدین جنرل سکرٹری۔ قادیان

النظر

روزانہ اتفاق حال میں دہلی سے ایک روزانہ اخبار بنام اتفاق شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ جسمیں بیرونی ممالک کی اہم اور ضروری خبروں کے علاوہ عجیب و غریب حالات بھی شائع ہوتے ہیں۔ قیمت سالانہ عہ۱۲ روپے۔ ششماہی چھ روپے اور سہ ماہی ۳ روپے ہے۔ تین ماہ سے کم کے لئے اخبار جاری نہیں ہوسکتا۔ اور بذریعہ وی پی جاری کیا جاتا ہے۔ ملنے کا پتہ:۔
منیجر روزانہ اخبار اتفاق۔ دہلی

نجات اس نام کا بجنور سے ایک اخبار جاری ہوا ہے جو ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا ہے۔ مضامین محنت اور کوشش سے لکھے جاتے ہیں۔ طرز تحریر عمدہ اور دلکش ہے سالانہ قیمت سات روپے (عہ)
ملنے کا پتہ:۔ منیجر نجات۔ بجنور

رازِ شفاعتِ نبویؐ

اکثر مسلمانوں نے مسئلہ شفاعت کی نسبت بھی افراط تفریط کی راہ لی ہوئی ہے۔ ایک وہ بدنصیب ہیں جو شفاعت سرورِ کائنات صلعم سے بکلی انکاری ہیں۔ دوسری طرف وہ ناسمجھ لوگ ہیں جو غلطی سے شفاعت کا مفہوم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ خواہ کیسے گناہ کئے جائیں شفاعت نبوی ضرور ہمارا ساتھ دیگی۔ ذیل کی حدیث سے جہاں شفاعت برحق ثابت ہوتی ہے۔ وہاں شروط بھی ثابت ہوتی ہے۔ من ضیع سنتی لم ینل شفاعتی۔ جس نے ایک سنت کو ترک کیا۔ اسکو میری شفاعت نہ ہوگی۔ گویا شفاعت منحصر ہے اتباع سنت نبویؐ پر۔ اور بغیر اتباع سنت شفاعت کی امید باطل ہے۔ اس حدیث کو خواجہ حافظ نے اپنے ذوق کے مطابق خوب ادا کیا ہے فرماتے ہیں۔
حافظ ہر آنکہ عشق نہ ورزید و وصل خواست + احرام طوفِ کعبۂ دل بے وضو بست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۴ - اکتوبر ۱۹۲۰ء

مسلمانوں کی آنکھیں کب کھلینگی

انہیں لیڈر کدھر لیجا رہے ہیں

کسی قوم کے مٹنے اور برباد ہونے کے نہایت خطرناک اور تباہ کن اسباب وہ ہوتے ہیں۔ جو اس کے اپنے اندر سے پیدا ہوتے ہیں۔ بیرونی دشمن تو ہر قوم ہر فرقہ اور گروہ کے ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنی کوششوں میں ہر گھڑی اور ہر وقت سرگرم بھی رہتے ہیں۔ لیکن جبتک کسی قوم کے اندر تباہی اور بربادی کے سامان نہ پیدا ہو جائیں۔ اسوقت تک بیرونی دشمن کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور جب اندرونی حالت درست نہ رہے۔ اور گھر میں دشمن پیدا ہو جائیں۔ تو پھر بیرونی دشمن کچھ کریں یا نہ کریں۔ وہ قوم کبھی قائم اور زندہ نہیں رہ سکتی۔

اسوقت ہمارا روئے سخن ان لوگوں کی طرف ہے جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور جن کی تباہی آخری حد کو پہنچ چکی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس حد تک پہنچانے میں مسلمانوں کے بیرونی اعداء کا بھی دخل ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ بیرونی اعداء کی کوششیں اسی وقت مؤثر ثابت ہوئی ہیں۔ جبکہ اندرونی اسباب تباہی پیدا ہو گئے۔ ورنہ مسلمان ایسی مضبوط چٹان پر کھڑے کئے گئے تھے۔ کہ جب تک اسپر قائم و برقرار رہے۔ بڑے بڑے قوی دشمنوں کے سر اس سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئے۔ اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا۔ اگر مسلمانوں کے پاؤں متزلزل نہ ہو جاتے۔ اور وہ اپنے اندر اپنی بربادی کے اسباب خود نہ پیدا کر لیتے۔ لیکن آہ! وہ لوگ جو اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر کی غرض کو پورا کرنے کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔ اور جن کا اولین فرض یہ قرار دیا گیا تھا۔ کہ دوسروں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔ ان میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے جنہوں نے دوسروں کو چھوڑ اپنوں کے لئے بھی نہ صرف اس فرض کو ادا نہ کیا۔ بلکہ برخلاف اس کے انہیں معروف سے ہٹا کر نہی کی دلدل میں پھنسا دیا۔ اور جان بوجھکر ایسے راستوں پر چلایا۔ جو سیدھے ہلاکت اور بربادی کے گڑھے میں لیجانیوالے تھے۔ ایسے لوگوں نے مسلمان کہلا کر اور مسلمانوں کا راہنما بن کر اسقدر نقصان پہنچایا ہے۔ کہ غیروں نے دشمن بنکر نہیں پہنچایا ہوگا۔ اور جبوقت سے مسلمانوں کی تباہی کا باب شروع ہوا ہے۔ اسی وقت سے اس قسم کے لوگوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ اور اب بھی ایسے ہی لوگ بربادی کا باعث ہو رہے ہیں۔

وہ ممالک جہاں مسلمانوں کی سلطنتیں قائم تھیں۔ یا اب برائے نام قائم ہیں۔ وہاں کے حالات سے ظاہر ہے کہ خود وہی لوگ جو رعایا کی جان و مال اور اپنے ملک کی عزت و آبرو کے ذمہ وار تھے یا ہیں۔ وہ کس قدر نقصان رساں ثابت ہوئے۔ سلطنت ٹرکی کے وہ کچے دھاگے جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر اطلاع دی تھی۔ کہ جلد ٹوٹنے والے ہیں۔ اپنے اپنے وقت پر ٹوٹے اور اب بھی موجودہ وزیر اعظم ٹرکی اور دیگر ارکان سلطنت کے متعلق مسلمانوں کے جو خیالات ہیں۔ وہ ظاہر ہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان ان کے خلاف تو بڑے زور شور سے آواز بلند کرتے ہیں۔ لیکن اپنے گھر کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور ان لوگوں کے پھندے سے اپنے آپ کو نہیں نکالتے۔ جو ان کی بربادی کا باعث بن رہے ہیں۔ کیا اس امر میں کسی قسم کا شک و شبہ باقی رہگیا ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے ہندوستان چھوڑ کر کابل چلے جانے کی تحریک کی۔ انہوں نے بے شمار مسلمانوں کو اسقدر نقصان پہنچایا ہے۔ کہ کوئی دشمن بھی شاید ہی پہنچا سکتا۔ ہزارہا مرد و عورتیں لڑکے اور لڑکیاں جان سے گئیں۔ سینکڑوں خاندان ہمیشہ کے لئے قلاش ہو گئے۔ اور ابھی انہی لوگوں کے گھروں میں جو خوشی خوشی مہاجرین کے روانہ ہوئے ماتم کی صفیں بچھی ہوئی ہیں۔ اور آہ و زاری ہو رہی ہے۔ ان بیچاروں پر نہایت مصیبت کا وقت ہے۔ اور اسوقت لیڈر کہلانے والوں کا فرض تھا۔ کہ انکی مدد کرتے۔ ان کے مصائب کو کم کرنے کی کوشش کرتے۔ اور آیندہ کے لئے ہجرت کی تحریک کو بالکل بند کر دیتے۔ لیکن اس سے بڑھ کر قساوت قلبی کیا ہوگی۔ کہ وہ نہ صرف ان بیچاروں سے کسی قسم کی ہمدردی نہیں کر رہے۔ بلکہ اس خیال سے کہ جو لوگ ابھی گرداب ہلاکت میں نہیں پھنسے۔ وہ نہ بدک جائیں۔ انہی کو جھٹلا اور کوس رہے ہیں۔ اور مولوی ثناء اللہ نے تو اس قدر بیدردی سے کام لیا ہے۔ کہ اپنے اخبار میں صاف طور پر ان کے متعلق لکھ دیا ہے۔ کہ:۔

"یہ لوگ افغانستان کو ننہال کا گھر محض آرام گاہ جان کر گئے تھے۔ اسلئے تھوڑی سی تکلیف پر گھبرا گئے" (اہلحدیث ۱۰ ستمبر)

اگرچہ ان لوگوں کے متعلق جو آرام و آسایش کی زندگی کو چھوڑ کر اور گھر بار تباہ کر کے گئے تھے یہ خیال کرنا کہ وہ تھوڑی سی تکلیف سے گھبرا کر واپس آگئے ایک بیہودہ خیال ہے۔ لیکن اگر ان حالات اور واقعات پر نظر کی جائے۔ جو واپس آنے والے بیان کر رہے ہیں تو اس کی لغویت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔

روزانہ اخبار "اتفاق" دہلی میں ایک واپس آنیوالے صاحب نے جو حالات شائع کرائے ہیں۔ وہ نہایت ہی دردناک ہیں صاحب موصوف اپنی ناقابل برداشت تکالیف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"کاش! انہیں وہاں نوکری ڈھونے کو مل جاتی۔ تو ہم وہاں رہ جاتے۔ وہ اخبار جنہوں نے مسلمانوں سے ہجرت کرائی ہے۔ اب ہماری دکھ بھری داستان بھی شایع نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی شایع کرتا ہے۔ تو اس کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ اگر تم تکالیف اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ تو گئے کیوں تھے۔ ہجرت تو غیور مسلمانوں کے واسطے ہے۔ جو ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کو تیار ہوں۔ ان سے میری یہ عرض ہے کہ (۱) جس آدمی کو ایک روپیہ روز یہاں ملتا تھا۔ اسے چار آنہ وہاں ملتے۔ اور وہ اسکو منظور نہ کرتا۔ تو البتہ مجرم تھا (۲) اگر اسلام کے نام پر قربان نہ ہو جاتا۔ تو مجرم تھا۔ بلکہ کافر تھا (۳) جو

صبح ناشتہ اور دوپہر رات کو روٹی کھایا کرتے تھے انکو بیٹھے بٹھائے نہیں بلکہ تمام دن محنت و مشقت کرکے ایک وقت روٹی مل جاتی۔ اور پھر وہ اس کو قبول نہ کرتا تو مجرم تھا۔ کیا ان لوگوں کا یہ مقصد ہے کہ ہم ہندوستان سے جا جاکر اور خانمان برباد ہوکر اور اپنی بیوی بچوں کو لے جاکر کابل میں بیٹھ کر فاقوں کی مصیبت سے مرجاتے۔ تب مہاجر کہلاتے۔ اور جب تمہارے ٹھنڈک پڑتی۔ گویا کابل جاکر فاقہ کرو۔ اور مرجاؤ یا اور کچھ مطلب ہے۔ اگر ہجرت کے یہی معنے ہیں کہ کابل پہنچ پہنچ کر اور فاقہ کرکرکے مرجاؤ تو پھر کابل جانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ یہاں ہی پھانسی لے کر یا دریا میں ڈوب کر حرام موت کیوں نہ مرجائیں "

ان حالات سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو کابل سے گرتے پڑتے واپس آئے ہیں۔ وہ اس لئے نہیں آئے کہ انہیں وہاں معمولی تکالیف کا سامنا ہوا ہے۔ بلکہ اپنے اردگرد موت ہی موت دیکھ کر بھاگے ہیں۔ اور انہیں اگر سلامتی نظر آئی ہے تو انہی گھروں میں جنہیں اپنے ہاتھوں جلاکر خاک سیاہ کر گئے تھے یا اجاڑ کر خاوند کے علاوہ تنہا بنا گئے تھے۔ اگر ان کے لئے وہاں زندہ رہنے کی کوئی بھی صورت ہوتی۔ تو یہاں وہ چھوڑ ہی کیا گئے تھے۔ کہ واپس آتے۔ لیکن واپس آئے اور بحال تباہ واپس آئے۔ ان کا مالی و اسباب جو تباہ ہوا تھا وہ تو ہوا ہی تھا۔ ننگ و ناموس کی بربادی اور عزیز و اقارب کی ہلاکت کے جو پرکے لگے وہ ایسے ہیں۔ کہ جن کا اندمال ممکن ہی نہیں۔ مگر کس قدر حیرانی اور تعجب کی بات ہے کہ باوجود تحریک ہجرت کا ایسا عبرتناک انجام رونما ہونے کے اب پھر اس کو جاری کیا جارہا ہے۔ چنانچہ مرکزی خلافت کمیٹی نے حال میں اعلان کر دیا ہے کہ "ہجرت کا دروازہ پھر کھل گیا ہے" حالانکہ جاننے والے جانتے ہیں کہ اگر اب دروازہ کھلا ہے تو اس ایک لاکھ روپیہ کی رقم کے لئے کھلا ہے۔ جو بطور پہلی قسط کے مرکزی خلافت کمیٹی نے سفیر کابل کو پیش کی ہے نہ کہ مہاجرین کے لئے کھلا ہے۔ کیونکہ اگر مہاجرین کے لئے کھلتا۔ تو جن کو پہلے اس میں داخل کیا گیا تھا۔ انہیں کیوں نکلنے پر مجبور ہونا پڑتا۔ ہمارے نزدیک ہجرت کا دروازہ نہیں کھلا بلکہ ان لوگوں کی تباہی کا دروازہ کھلا ہے۔ ضرورت ہے کہ اسوقت مسلمان دوراندیشی سے کام لیں۔ اور لیڈروں کی تباہی خیز تجویزوں کو قبول نہ کریں۔ کیونکہ انہیں وہ سیدھے راستہ پر نہیں لیجا رہے۔ بلکہ اس لق و دق بیابان میں دھکیل رہے ہیں۔ جہاں سوائے ہلاکت کے اور کچھ نہیں ہے۔ اور اس طرح انہیں اس قدر نقصان پہنچیگا۔ کہ جس کی تلافی ہرگز ممکن نہ ہوگی۔

اسوقت جبکہ اسلام اور مسلمانوں کے پہلے کی نسبت بہت زیادہ دشمن پیدا ہوگئے ہیں۔ اور ہر طرف اسلام کے خلاف شور برپا ہے۔ خود مسلمانوں کے اندر ایسے لوگوں کا پیدا ہونا جو بجائے فائدہ پہنچانے کے نقصان کا باعث بن رہے ہوں۔ اور بجائے کامیابی کی طرف لیجانے کے تباہی کے گھاٹ اتار رہے ہوں کیا کوئی ایسا دردمند اور صاحب فراست انسان نہیں ہے۔ جو اتنا تو خیال کرے۔ کہ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو بچانے کے لئے خدا تعالیٰ نے بھی کوئی سامان کیا ہے یا یونہی تباہ و برباد ہونے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ ہر ایک وہ شخص جو اس بات پر غور کرنے کے لئے تیار ہو۔ اسے ہم بتانا چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو اسلام کا بول بالا کرنے اور مسلمانوں کو بام رفعت پر پہنچانے کے لئے بھیجا ہے۔ اب کامیابی اور کامرانی کا وہی طریق ہے۔ جو آپ نے پیش کیا ہے۔ اور وہی کامیاب ہوگا جو اس پر چلیگا۔ کیا دیکھتے نہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی قائم کی ہوئی جماعت اس پرآشوب زمانہ میں باوجود اپنی ابتدائی حالت کے کس طرح دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور کیونکر روز بروز ترقی کی طرف قدم مار رہی ہے۔ برخلاف اسکے دوسرے لوگوں کی یہ حالت ہے۔ کہ کوئی سال ایسا نہیں آتا۔ جو ان کی تباہی و بربادی کے سامان نہیں لاتا۔ اور کوئی گھڑی ایسی نہیں آتی۔ جو انہیں پیچھے نہیں دھکیل دیتی۔

اب تو مسلمان اسقدر روندے اور مسلے جاچکے ہیں کہ انکی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ وہ ان کھلانیوالوں اور ان لوگوں سے جو انکے لیڈر بنے ہوئے ہیں بہت زیادہ نقصان اٹھا چکے ہیں اور روز بروز اٹھا رہے ہیں

ہم نے حالات اور واقعات کو پیش کرکے نہایت دردِ دل سے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کیونکہ انہیں تباہ و برباد ہوتا دیکھ کر ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے اور ہم دل و جان سے چاہتے ہیں کہ انہیں مصائب و آلام کا شکار ہونے سے بچائیں اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ مسلمان ان لوگوں کے پھندوں میں نہ پھنسیں جو پہلے انکی بربادی کا باعث بن چکے ہیں۔ اور اب پھر بننے کی کوشش کررہے ہیں۔

ہمدردی اور خیرخواہی کے جس خیال سے ہم نے یہ سطور لکھی ہیں۔ اگر مسلمان اسکو مدنظر رکھکر غور و فکر کرینگے تو ضرور فائدہ اٹھائینگے۔

جانِ حزیں میری ہے جی پُر از ملال
دیکھ کر اسلام کا نازک یہ حال
کس طرح وہ قوم سمجھے گی بھلا
چل رہے لیڈر ہوں جسکے الٹی چال
اندھی تقلیدوں کو تو اب چھوڑ دے
ہوش کر حالت ذرا اپنی سنبھال
کچھ تجھے تحریکِ ہجرت یاد ہے
یاد ہے تحریکِ ہجرت کا وبال
تم کو آگے کردیا خود ہٹ گئے
بچ گئے وہ۔ آگیا تم پر زوال
چھوڑ کر گھر بار اپنا چل دیئے
کیا بھلا کابل کا آیا تھا خیال
فائدہ جانے سے کیا حاصل ہوا
گھر سے نکلے چھن گئے املاک و مال
خود مسلمانوں نے ہی لوٹا تمہیں
بن گئے خود ہی عدو بدخصال
تھا خلافِ مرضیٔ مولا یہ کام
ہورہی ہے یہ تباہی اسپہ دال

آئے اب واپس ہیں پر جائیں کہاں
ہائے کیوں سوچا نہ پہلے سے مآل
سر چھپانے کو جگہ ملتی نہیں
مفلسی میں ہیں سب اہل و عیال
خرچ کرنے کو یہاں کوڑی نہیں
ہورہے ہیں بھوک سے بچے نڈھال
پاس جو کچھ تھا لٹا بیٹھے ہیں وہ
کرتے ہیں در در پہ جاکر اب سوال

لیڈرو! افسوس تم نے کیا کیا
حق کا بھی آیا نہ تم کو کچھ خیال
خانماں ویراں مسلماں کردیئے
تم سے سمجھیگا خدائے ذوالجلال

مسٹر محمد علی کا خیال ہجرت کے متعلق

مسٹر محمد علی صدر وفد خلافت نے "پوپ کی خدمت میں باریابی" کے متعلق جو روئداد شائع کرائی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ دوران گفتگو میں پوپ سے انھوں نے کہا کہ "ترک موالات کے چاروں درجوں میں ناکام ہونے پر ہمارا یہ حق محفوظ رہے گا کہ یا تو ہم ہجرت کریں یا جہاد" گویا مسٹر محمد علی کے نزدیک ہجرت کرنے کی ضرورت اسوقت لاحق ہو گی۔ جبکہ ترک موالات یعنی گورنمنٹ سے قطع تعلق کے چاروں مدارج پر عمل کرنے میں مسلمانوں کو ناکامی ہو گی۔ لیکن اب جبکہ وہ ہندوستان تشریف لے آئے ہیں۔ غالباً انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہو گی۔ کہ یہاں ترک موالات کا تجربہ کرنے سے قبل ہی ہجرت کی کارروائی شروع کر دیگئی ہے۔ اور ایک بار اس میں سخت ناکامی بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ عبرتناک بربادی کا منہ دیکھنے کے بعد پھر زور دیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کے تازہ اعلان سے ظاہر ہے جسمیں انہوں نے لکھا ہے :-

"وقت آگیا ہے کہ قانون اسلام کے احکام کے مطابق ہجرت کے نیک کام کو پھر شروع کیا جائے۔ کامل نظام اور انتظامات کے تحت لوگوں کو جانے کے لئے ثابت قدم رہنا چاہیئے۔ اور آل انڈیا خلافت کمیٹی کے اعلان کا منتظر رہنا چاہیئے جو جلدی ہی ہونیوالا ہے"

اب دیکھئے مسٹر محمد علی ترک موالات کا تجربہ کرنے تک ہجرت کو رکواتے ہیں یا اپنی منشاء کے خلاف ابھی سے مسلمانوں کو یہ خطرناک کھیل مولوی ابوالکلام صاحب کی سرکردگی میں کھیلنے دیتے ہیں *

کیا سلطنت ٹرکی میں شراب کی ممانعت ہے

ہندوستان کی ایک ریاست منگرول نے حدود ریاست میں سے شراب کی تمام دوکانوں کو بند کر دیا ہے۔ اور اعلان کیا گیا ہے کہ باہر سے شراب کی درآمد پر سخت سزا دی جائیگی ۔

مذکورہ بالا چھوٹی سی ریاست کے اس فعل کو دیکھ کر کس قدر افسوس آتا ہے۔ ان علاقوں پر جن کے حکمران مسلمان ہیں۔ اور جہاں شراب علی الاعلان بکتی اور استعمال ہوتی ہے۔ اور وہ ملک جو "خلیفۃ المومنین" کے زیر تصرف ہے۔ اور وہ مقام جو "خلافت اسلامی" کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ وہاں کی یہ حالت ہے۔ کہ باقاعدہ محکمہ آبکاری قائم ہے۔ اور اس صیغہ کو آمدنی کا ایک اچھا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

جناب مولوی عبدالباری صاحب نے جب عدم تعاون کے جواز کا فتویٰ طلب کرتے ہوئے من جملہ اور وجوہات کے ایک وجہ یہ لکھی۔ کہ بغداد و بصرہ میں شراب فروخت ہونے لگی ہے تو معاصر مشرق نے انہیں مخاطب کر کے لکھا تھا کہ :-

"جناب مولانا نے کبھی دارالخلافہ اسلامبول پر بھی توجہ کی ہے۔ کہ وہاں محکمہ آبکاری سے کتنی آمدنی ہوتی ہے"

اور اسکے ساتھ ہی ترکوں اور عربوں کی شراب خوری کا بھی حال دیا تھا۔

اسلام نے جس سختی کے ساتھ شراب کے استعمال کی ممانعت کی ہے۔ اس کی نظیر کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی لیکن افسوس کہ مسلمان کہلانیوالوں کے علاقوں میں اس کی سخت خلاف ورزی ہو رہی ہے *

گندم کی برآمد اور عدم تعاون

حال میں گورنمنٹ نے سرکاری طور پر گندم کی برآمد کا جو اعلان کیا ہے اس کے متعلق عام طور پر ناراضی کا اظہار ہو رہا ہے۔ وجہ یہ کہ ہندوستان کو خود غلہ کی سخت ضرورت ہے۔ اور امسال بارشوں کی کمی سے آئندہ فصل کے متعلق خوشگوار حالات پیدا نہیں ہونے لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ جب گورنمنٹ سے عدم تعاون کا ریزولیوشن پاس کر لیا گیا ہے۔ تو گندم کے نکاس کے متعلق گورنمنٹ کے فیصلہ پر اس قدر تشویش کا اظہار کیوں کیا جا رہا ہے گورنمنٹ سوداگروں سے زبردستی گندم نہیں لیگی۔ بلکہ قیمت دیکر خریدیگی۔ اگر سوداگر فروخت نہ کریں۔ تو گورنمنٹ کی تجویز خود بخود گر جائیگی۔ کیا عدم تعاون کے شیدائیوں سے امید کی جاسکتی ہے۔ کہ اس حربہ کے ذریعہ گندم کا ایک دانہ بھی ہندوستان سے باہر نہ جانے دینگے۔ برخلاف اس کے اگر اس معمولی سے معاملہ میں عدم تعاون ناکام رہا۔ تو پھر دیگر مدارج میں اس کی کامیابی کی کوئی امید نہ رکھنی چاہیئے۔

سلطنت کابل اور گورنمنٹ انگریزی کے تعلقات

اخبار انگلشمین کے خاص نامہ نگار نے لکھا ہے کہ حال میں امیر امان اللہ خان والئے کابل نے وزراء کا ایک خاص جلسہ منعقد کیا۔ جسمیں انگریزوں سے صلح کرنے کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ اگرچہ ایک پارٹی جس کے سرگروہ جنرل نادر خان ہیں صلح کے خلاف ہے۔ اور وہ موجودہ وقت میں انگریزوں کے خلاف جنگ کرنا مفید سمجھتی ہے۔ جسے بولشویکوں سے امداد ملنے کا بھی خیال ہے تاہم عام رجحان صلح کی طرف ہی پایا جاتا ہے۔ اور اس مخالف پارٹی کو بھی اپنا ہم خیال بنانے کی سرگرم کوشش کی جا رہی ہے۔ سردار محمود بیگ صاحب طرزی صلح کے لئے از حد کوشش کر رہے ہیں۔ اور جنرل نادر خان پر جو الزام لگائے گئے ہیں اور جن میں ایک سابق امیر افغانستان کے قتل کی ذمہ واری بھی ہے۔ انکی نسبت سردار محمود بیگ صاحب طرزی نے انہیں کہا ہے کہ اگر آپ صلح کرانے میں میری مدد کریں۔ تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو ان الزامات کی بازپرس سے بچالوں گا۔ سردار عبدالقدوس خان صاحب وزیر اعظم نے بولشویکوں کو ناقابل اعتماد قرار دیتے ہوئے کہا کہ "انگریز اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ اور نمایاں طاقت رکھتے ہیں۔ ان سے ملکر اور رشتہ اتحاد قائم رکھکر افغانستان حقیقی معنوں میں ترقی کر سکیگا"

اس سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ صلح کرنے کے لئے سلطنت افغانستان بڑی کوشش سے ہاتھ بڑھا رہی ہے اور اس کے ساتھ ملنے اور رشتہ اتحاد قائم کرنے میں اپنی ترقی سمجھتی ہے۔ اسپر اخبار لیڈر الہ آباد نے بہت پرلطف سوال اٹھایا ہے کہ ہندوستان کے خدام تحریک خلافت نے تو حکومت ہند سے دست تعاون کھینچ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن حکومت افغانستان دولت برطانیہ سے معاہدہ دوستی استوار کر رہی ہے کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ افغانستان کو خلافت سے کوئی محبت نہیں۔ فی الواقع یہ سوال ان لوگوں کے لئے خاص طور پر غور کے قابل ہے۔ جو ایک طرف تو یہ کہتے ہیں۔ کہ اب بے دے کے اگر

خطبۂ جمعہ

دین کے حکموں کو خود مانو اور دوسروں سے منواؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸- اکتوبر ۱۹۲۰ء

تلاوت سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا۔

اسلام کے حصے

اسلام کے دو بڑے حصے ہوتے ہیں جن سے لوگ بالعموم واقف ہوتے ہیں (۱) اعتقاد (۲) اعمال۔ اعتقاد کے حصہ کی جب تک تکمیل نہ ہو۔ اس وقت تک اسلام مکمل نہیں ہوتا۔ اور اسی طرح اعمال کے حصہ کی بھی جب تک تکمیل نہ ہو۔ ایمان تکمیل نہیں پاتا۔ پھر اعمال کے بھی دو حصے ہیں۔ اور اعتقاد کے بھی دو حصے ہیں عقائد کے دو حصوں میں سے بھی ایک حصہ عمل میں چلا جاتا ہے عقاید کے لئے صرف یہ کافی نہیں۔ کہ انسان خود ایمان رکھے بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ دوسروں میں ان عقاید کو پھیلائے گویا عقاید بھی اعمال میں آجاتے ہیں۔ تو اسلام کی تعلیم ہے کہ جس طرح صحیح عقائد کا ماننا ضروری ہے۔ اسی طرح ان صحیح عقاید کا پھیلانا بھی ضروری ہے۔ ایک شخص خواہ کتنا ہی صحیح اور پختہ اعتقاد رکھے۔ مگر اس صحیح اعتقاد کو پھیلائے نہیں۔ وہ پکا مومن نہیں ہو سکتا ؞

سب سے بڑے مبلغ انبیاء ہوتے ہیں

سب سے بڑے پکے مسلم اور مومن انبیاء ہوتے ہیں۔ مگر یہ کبھی نہیں ہو گا۔ کہ وہ اپنی ذات تک ہی ان اعتقادات کو رکھیں۔ اگر کوئی کہے۔ کہ وہ تو مامور ہوتے ہیں۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ چونکہ انبیاء اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں۔ اس لئے تبلیغ کے کام کو ان کے سپرد کرنا اس کام کی اہمیت کو اور زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ یہ اتنا اہم کام ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس کے لئے انبیاء مبعوث فرماتا ہے۔ دوسرے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ انبیاء کے جو حقیقی متبعین ہوتے ہیں۔ وہ انبیاء ہی کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ حالانکہ وہ مامور نہیں ہوتے۔

سب سے زیادہ حالات ہمیں صحابہ کے ملتے ہیں رضی اللہ عنہم۔ اور ان میں سے بعض کے یہاں تک اقوال ملتے ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں۔ اگر ہماری گردن پر تلوار ہو۔ اور ہمیں آنحضرت صلعم کا کوئی ایسا قول معلوم ہو۔ جو اوروں کو معلوم نہیں۔ تو قبل اس کے کہ تلوار ہماری گردن جدا کرے۔ ہم اس کو لوگوں تک پہنچا دینگے۔ تو وہ بھی اپنے اعتقاد کو پھیلانا ضروری سمجھتے ہیں ؞

ایمان کی تکمیل

دوسرا حصہ اعمال کا ہے۔ آگے اس کے بھی دو حصے ہیں۔ اول خود عمل کرنا (۲) دوسروں سے عمل کرانا۔ جس طرح خود کئے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اسی طرح دوسروں سے عمل کرائے بغیر بھی مکمل نہیں ہوتا۔ جو خود نماز پڑھتا ہے۔ مگر دوسروں کو دیکھتا ہے۔ کہ نماز نہیں پڑھتے۔ خود حج کرتا ہے۔ مگر دیکھتا ہے کہ لوگ ہیں۔ جو استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے۔ مالدار ہے۔ خود زکوٰۃ دیتا ہے۔ مگر دیکھتا ہے۔ کہ لوگ مالدار ہو کر زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور یہ ان کو نیک کاموں کے کرنے کی تحریک نہیں کرتا۔ اور ان کو ترغیب نہیں دیتا۔ تو پکا مومن نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ خدا نے مومن کے دو فرض رکھے ہیں۔ پہلا فرض تو یہ ہے۔ کہ خود مانو۔ اور دوسرا یہ ہے۔ کہ دوسروں سے منواؤ۔ اسی طرح یہ کہ نیک اعمال خود کرو اور دوسروں کو تحریک کرو۔ کہ وہ بھی کریں۔ اگر پہلا فرض پورا کرنا ضروری ہے۔ تو دوسرا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ جہاں یہ حکم ہے۔ کہ خدا کو ایک مانو۔ وہاں یہ بھی حکم ہے کہ دوسروں سے ایک منواؤ۔ اسی طرح رسولوں کو مانو اور منواؤ ملائکہ کو مانو اور منواؤ حشر نشر کو مانو اور منواؤ دعوۃ الی الخیر کرو۔ اور دوسروں سے کراؤ۔ بد اخلاقی چھوڑو اور دوسروں سے چھڑاؤ۔ شرک خود نہ کرو۔ اور دوسروں کو اس سے روکو۔ لیکن اگر خود احکام کی تعمیل کرو گے۔ اور دوسروں سے تعمیل نہیں کراؤ گے۔ تو قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ خود تعمیل احکام الٰہی کرتے ہیں۔ مگر دوسروں سے نہیں کراتے۔ وہ عذاب الٰہی سے نہیں بچ سکتے ؞

پس یہ کوئی وجہ نہیں کہ کہدیا جائے۔ ہم خود مانتے ہیں۔ دوسروں سے کیا منوائیں۔ نہیں جس طرح خود ماننا اور تعمیل کرنا فرض ہے۔ اسی طرح دوسروں سے منوانا اور تعمیل کرانے کا بھی حکم ہے۔ اگر کوئی ایک حکم کو توڑتا ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ کل دوسرے کو بھی توڑ دے۔ آج ایک حکم چھوڑا۔ کل دوسرے کو چھوڑ دے۔ اور کہدے کہ میں اعتقاد رکھتا ہوں۔ اعمال کی ضرورت نہیں ہے۔ یا خدا رسول ملائکہ کو مانتا ہوں کتب کو نہیں مانتا۔ یا فرشتوں کو مان لے۔ اور کہے کہ رسولوں کو ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ خدا پر ایمان رکھتا ہوں یا اسی طرح خدا کا بھی انکار کر دے۔ یا اعمال میں کہدے روزے نہیں رکھے جا سکتے۔ زکوٰۃ باوجود فرض ہونے کے نہیں دی جا سکتی۔ یا کسی کو نماز بوجھل معلوم ہو تو اس کو ترک کر دے۔

دراصل شریعت نے جس قدر احکام دئے ہیں۔ ان سب کا انسان مکلف ہے۔ اسکی ذمہ داری ہے۔ کہ انکو پورا کرے ؞

قرآن کریم کی تعلیم ہے کہ عمل کرو اور دوسروں کو عمل کی دعوت دو

قرآن کریم جہاں امر بالمعروف کا حکم دیتا ہے۔ وہاں یہ نہیں کہتا کہ کوئی کیا نہ کرو بلا استثناء کے سب کو کہتا ہے۔ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو۔ پھر فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ کہ نیکی اور تقویٰ میں تعاون یعنی ایک دوسرے کی مدد کرو۔ یہ نہیں فرمایا کہ تقسیم کر لو۔ کوئی کرے کوئی نہ کرے۔ بلکہ سب کو حکم ہے کہ اپنے اعتقادات صحیحہ کی اشاعت کرو اور اعمال حسنہ کا حکم دو ؞

لیکن بہت ہیں۔ جو خود تو کرتے ہیں۔ مگر دوسروں کو شریعت کے احکام کی پابندی کی طرف توجہ نہیں دلاتے۔ اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ بہت ہیں۔ جو سرے سے خود بھی عمل نہیں کرتے۔ لیکن خدا کے فضل سے ہم میں یہ بات نہیں۔ ہم میں خود عمل کرنیوالے تو بہت ہیں اور بکثرت ہیں۔ لیکن اگر دیکھا جائے۔ کہ دوسروں سے کہاں تک عمل کراتے ہیں تو اس میں ہم میں کسی قدر کمی نظر آئیگی۔ ہماری انجمنوں میں اس پر تو زور دیا جاتا ہے۔ کہ چندہ باقاعدہ دو۔ مگر اس کی طرف سے غفلت کی جاتی ہے۔ کہ کوئی شخص نماز با جماعت بھی پڑھتا ہے کہ نہیں۔ روزوں کا پابند ہے کہ نہیں۔ لوگ ایک پہلو پر زور دیتے ہیں۔ اور دوسرے کو ترک کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ایک پہلو پر زور دینے سے کبھی عمارت مکمل نہیں ہو سکتی۔ عمارت اسی وقت مکمل ہوگی۔ جب اس کے ضروری حصے تیار ہو جائینگے۔ یعنے یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ پلستر نہ ہو۔ پھول بوٹا

اور قلعی کے بغیر تو ایک حد تک مکان مکمل ہو سکتا ہے۔ مگر اس صورت میں مکان کبھی مکمل نہیں ہو سکتا کہ چھت نہ ہو یا کوئی دیوار نہ ہو۔ یا پانی اور ہوا اور روشنی کا رستہ نہ ہو اسی طرح ایمان اور اسلام کی تکمیل کے لئے اعتقاد اور عمل کے تمام ضروری حصے مکمل ہونے چاہئیں۔

دوسروں سے عمل کرانے کے کیا معنے ہیں

پس جہاں خود عمل کرو۔ دوسروں سے عمل کراؤ۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ تم دوسروں کے عیب تلاش کرو۔ جب تم دیکھو۔ کہ کوئی شخص شعار اسلام ترک کر رہا ہے۔ تو اس کو پابند بناؤ۔ یہ مطلب نہیں کہ تم چوری چوری لوگوں کے پیچھے لگے پھرو۔ اور ان کے عیب ڈھونڈو بلکہ یہ ہے۔ کہ وہ غلطیاں جو ظاہر اور علی الاعلان ہوتی ہیں انکی نگہداشت کرو۔ اگر کوئی پوشیدہ عیب کرتا ہے۔ تو اس کی تلاش ضروری نہیں۔ مگر جہاں اعلان اور اظہار کے ساتھ کوئی غلطی ہو۔ اس کی اصلاح ضروری ہے۔ جو لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ وہ اگر دیکھیں کہ کوئی شخص باجماعت نماز نہیں پڑھتا۔ تو اس کو سمجھائیں۔ اور اس کو آمادہ کریں کہ باجماعت نماز پڑھے۔ اگر کسی شخص نے اس باجماعت نماز نہ پڑھنے والے کو کچھ نہ کہا تو اگرچہ وہ آج ایک ہی ہے۔ لیکن آئندہ بہت سے باجماعت نماز پڑھنا ترک کر دینگے۔ کیونکہ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ یا ایک شخص موٹا تازہ ہٹا کٹا ہے اور بازار میں کھاتا پھرتا ہے۔ روزہ بلا عذر نہیں رکھتا۔ اگر اس کو نہ روکا جائے۔ تو اور لوگ بھی سست ہو جائینگے اور روزہ چھوڑ بیٹھیں گے۔

انسان کی عادت ہے۔ کہ جدھر لوگوں کو چلتے دیکھتا ہے ادھر ہی چلنے لگتا ہے۔ فطرت شناسوں نے انسان کی اس عادت پر غور کیا۔ اور اس کا ایک اصطلاحی نام رکھ دیا ہے۔ چنانچہ انگریزی میں اسکو (Herd instinct) کہتے ہیں۔ چونکہ یہ علوم انگریزی میں ہیں۔ اس لئے انگریزی میں ہی اس کی اصطلاحیں ہیں۔ اس کا صحیح ترجمہ بھیڑ چال ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ہماری زبان والوں نے بھی اس بات پر غور کیا تھا۔ مگر جہاں اور علوم گم ہوئے یہ بھی گم ہو گیا۔ اور اب یہ لفظ کچھ زیادہ اچھے معنوں میں نہ رہا۔ تو بھیڑ چال کا اثر ہوتا ہے۔ جب مجالس وغیرہ میں دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی شخص تارک شعائر ہے۔ تو دوسرے بھی ترک کر دیتے ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ شعائر اسلام کے جو لوگ تارک ہوں۔ ان کی نگہداشت کی جائے۔ اور ان کو پابند بنایا جائے۔

ایک تارک صلوٰۃ ہزار پوشیدہ فاسق فاجر کے برابر ہے

میرے نزدیک ایک فاسق فاجر سے اتنا نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ جتنا اس شخص سے پہنچتا ہے۔ جو نماز کا تارک ہے۔ کیونکہ وہ ہزار فاسق و فاجر گناہ کرتا ہے۔ وہ چھپ کر اور پوشیدہ کرتا ہے۔ اور یہ ایسا گناہ کرتا ہے۔ جو ظاہر ہے۔ اس لئے وہ ہزار ہو کر ایک ہے۔ اور یہ ایک ہو کر ہزار کے برابر ہے۔ کیونکہ اس کا فعل پبلک کے سامنے ہے۔ اور اس ہزار کا پوشیدہ فسق و فجور اپنی ذات میں خواہ کتنا ہی خطرناک گناہ ہو مگر اس کا اثر بنی نوع پر اتنا نہیں پڑتا۔ جتنا ایک ایسے شخص کا جو ظاہر میں نماز کا تارک ہو یا روزہ نہ رکھتا ہو۔ تو ایمان کی تکمیل کے لئے اسبات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ انسان خود بھی احکام شریعت پر عمل کرے۔ اور دوسروں سے بھی کرائے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ادھر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔

نیکی ہو یا بدی دونوں آہستہ آہستہ پھیلتی ہیں

غور کا مقام ہے کہ بڑھاپا ایک دن میں نہیں آیا کرتا۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ آج میں اتنا بوڑھا ہو گیا اور کل اتنا تھا۔ بلکہ ایک خاص وقت پر کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں شخص بوڑھا ہو گیا۔ حالانکہ دیر سے بوڑھا ہو رہا تھا۔ اسی طرح کوئی شخص ایک دن میں عالم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ علم میں ترقی کرتا ہے۔ اور جس قدر ایک ایک منٹ میں ترقی ہوتی ہے۔ اس کو کوئی شخص نہیں جانتا۔ نہ بتا سکتا ہے۔ مگر ایک وقت آتا ہے۔ کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص عالم ہے۔ پس ترقیاں اور تنزل ایک ہی وقت میں نہیں آیا کرتے۔ بلکہ آہستہ آہستہ آتے ہیں اور ان کے مجموعہ کا نام ترقی یا تنزل رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح قوموں کا عروج یا بربادی ہوتی ہے۔ ایک دم میں آسمان زمین نہیں بدل جایا کرتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت ایک سو میں سے ایک سو ہی مسلمان نماز پڑھنے والے تھے۔ مگر بعض لوگ سست تھے۔ اسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے رحیم شخص نے فرمایا تھا۔ کہ جو لوگ نماز میں شامل نہیں ہوتے۔ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ لکڑیاں لے جاؤں اور ان کے گھر کو آگ لگا دوں۔ کہ وہ اندر ہی جل کر مر جائیں سننے والوں میں سے بعض نے اس کی قدر کی۔ اور بعض نے نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سست لوگوں کی اور تعداد بڑھی۔ پہلے مثلاً ہزار میں سے ایک سست تھا۔ تو پھر چار پانچ ہو گئے پھر بیس تیس سال میں سو میں سے ایک نماز کا تارک ہو گیا چونکہ کثرت نمازیوں کی تھی۔ اسلئے ایسے لوگوں کو ہمیشہ حقارت سے دیکھا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ یہ کیا کر لینگے۔ مگر اس کا وہی اثر پڑا۔ جو اس کے مقابلہ میں غار حرا سے نکلنے والے کی اکیلی آواز نے نمازی بنانے کے لئے ڈالا تھا۔ جس طرح غار حرا سے نکلنے والا در اصل ایک نہ تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ ملائکہ کی نورانی افواج تھیں۔ اسی طرح اس کے مقابلہ میں جو تھا وہ بھی اکیلا نہ تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ بھی شیطانی اور ابلیسی ذریت تھی۔ اور ظلماتی فوجیں اس کے ساتھ تھیں۔ چنانچہ آج اس ظلماتی آواز کا یہ اثر پڑا۔ کہ مسلمان ۹۹۹ ایسے ہیں۔ جو نماز سے بے پرواہیں۔ چونکہ اس وقت تعاون علی البر پر عمل نہ کیا۔ جس شخص نے سستی کی۔ اس کی سستی دور کرنے کی کوشش نہ کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج بے نمازوں کی کثرت ہو گئی۔

اسی طرح بد دیانتی پیدا ہوئی۔ یاد رکھو بد دیانتی پیدا ہونے کا پہلا قدم اپنے حقوق کی نگرانی ہوتی ہے۔ دیانت اور امانت کے لئے حقوق کی نگرانی کی بجائے قربانی کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ حقوق کی حدود و تعریف وسیع ہے اور چونکہ ہر ایک کا کام نہیں ہے۔ کہ اپنے حقوق کو صحیح طور پر سمجھ سکے۔ اس لئے اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے کرتے ایسی باتوں کا بھی مطالبہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن کا انھیں حق نہیں ہوتا۔ تو اس طرح بد دیانتی کی طرف چلے جاتے ہیں۔

شعائر اسلام کے تارکوں کو پابند بناؤ

پس وہ باتیں جو خلاف اسلام ہیں۔ اگر ان کا علی الاعلان ارتکاب ہوتا دیکھو تو منع کرو۔ اور تمہارے سامنے

ضروری ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر تعاون علی البر سے کام لو۔ جن قوموں نے اس کو چھوڑا۔ وہ تباہ ہو گئیں۔ میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اگر کسی کو نماز میں سست دیکھیں تو اس کو چست بنائیں۔ اور اگر کسی میں اور کوئی ایسی غلطی جو ظاہر میں نظر آتی ہو۔ دیکھیں۔ تو اس کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے کے پیچھے لگ جائیں۔ پس دوسروں کی اصلاح کا خیال رکھنا ایک نہایت ضروری امر ہے۔ تم اس کو خوب اچھی طرح یاد رکھو ورنہ تم سے بھی وہ چیز جو تمہیں ملی ہے چھن جائیگی۔ جبکہ پہلوں سے جو تم سے زیادہ قوت ور اور طاقتور ہاتھ رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے چھن گئی۔ جس طرح ایمان پہلوں سے گم ہو کر ثریا پر چلا گیا تھا۔ اب بھی جا سکتا ہے۔ اور روشنی کی بجائے اندھیرا آ سکتا ہے۔ وہ لوگ جو پہلے تھے۔ انھوں نے ایک ہزار سال تک اسلام کی شان دکھائی۔ وہ ہزار سال تک اسلام کو سنبھالے بیٹھے رہے مگر ابھی تم پر تو چالیس سال ہی گذرے ہیں۔ تمہیں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ کسی نے کہا ہے ؎

پھول تو اپنی بہار دلفزا دکھلا گئے

حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

پہلوں پر افسوس کیا جاتا ہے۔ کہ انھوں نے ہاتھ ڈھیلے کر دئے۔ اور اسلام ان سے چھن گیا۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ وہ تو ہزار سال تک اسلام کو لئے رہے ہیں ہمیں تو ابھی پچاس سال بھی نہیں ہوئے۔ پس ہمیں ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور پہلوں کی جن کمزوریوں کا ہمیں علم ہے۔ وہ تو اپنے اندر پیدا ہونے دینی نہ چاہیئیں۔ حالانکہ دانا وہ ہوتا ہے۔ جو ان سوراخوں کو بھی بند کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جن سے اُسے نقصان نہیں پہنچا ہوتا۔

پس ضروری ہے کہ اپنی فکر کے ساتھ ہمسایہ کی بھی فکر کرو اور شہر کی فکر کرو۔ ملک کی فکر کرو اور ساری دنیا کی فکر کرو اگر کوئی نماز میں سست ہے۔ تو اس کو چست کرو۔ زکوٰۃ نہیں دیتا۔ تو اس کو دینے کے لئے کہو۔ حج ذی استطاعت ہو کر نہیں کرتا۔ تو اس کو حج کرنے کے لئے تحریک کرو۔ کسی میں اخلاق کی کمزوری ہے۔ وہ دور کرو۔ کسی میں غیبت کا مرض ہے۔ اس کو دور کرو۔ کوئی دینی احکام کی نافرمانی اور ہنسی کرتا ہے۔ اس کو روکو۔ ان سب باتوں کی نگرانی ضروری ہے۔

ہمارے نوجوان

میں دیکھتا ہوں کہ وہ ایمان اور اخلاص جو حضرت صاحب پیدا کرنا چاہتے تھے وہ ہمارے نوجوانوں میں نہیں۔ اکثر نوجوانوں سے اگر کسی کام کے لئے کہا جائے۔ تو کہا جاتا ہے۔ پیسہ لاؤ۔ مگر اکثر بوڑھوں میں یہ بات نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معمر لوگوں نے اپنے آپ کو نوجوانوں سے علیحدہ کر لیا۔ اور انہیں ان کی غلطیوں سے آگاہ نہ کیا۔ یہ ان سے غلطی ہوئی چاہیئے یہ کہ وہ لوگ جو قربانی اور ایثار کی روح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ شریعت کے احکام پر پوری پابندی کے ساتھ چلتے ہیں۔ وہ نوجوانوں سے ملیں۔ اور ان کو اپنے ساتھ ملنے کی تحریک کریں۔ تاکہ ان نوجوانوں میں بھی وہ روح پیدا ہو جس کی ایسی ضرورت ہے۔ ورنہ اگر وہ اسی طرح علیحدہ رہے تو اندیشہ ہے۔ کہ ان کے بعد ان کی اولاد میں خدا کی محبت نہ رہیگی۔ یہ بھی ایک بہت افسوسناک بات ہوگی۔ مگر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اولاد سے زیادہ خدا کی محبت کرنیوالے دنیا میں نہ رہینگے۔ ہماری خوشی تو اس میں ہونی چاہیئے کہ خدا سے محبت کرنے والے دنیا میں بڑھیں۔ اور اس کے دین اور شعائر کے پابند زیادہ ہوں جس طرح خدا غیر فانی ہے۔ اس کے ساتھ محبت کرنیوالے بھی غیر فانی ہونے چاہئیں پس اپنے آپ پر خدا کی محبت کو ختم نہ کرو۔ کہ تمہارے آنکھیں بند کرتے ہی تمہارے گھر میں خدا کا نام لینے والا کوئی نہ رہے۔ بلکہ یہ ہو کہ جب ہم مریں تو ہماری اولادیں اس بات کو قائم رکھیں۔ پھر انکی اولادیں پھر انکی اولادیں پھر انکی اولادیں جہاں تک کہ یہ سلسلہ چل سکتا ہو۔

پس یہ ضروری ہے کہ نیکی کے کام خود کئے جائیں اور دوسروں سے کرائے جائیں۔ یہ بہت بڑا فرض ہے۔ اور جماعت کو اس طرف متوجہ ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

آمین

چودھویں صدی میں ایک قابل عبرت نظارہ

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی حالت جس درجہ عبرتناک ہوگئی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ حسب ذیل واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو ہمارے پاس ایک معزز نامہ نگار نے لکھ کر بھیجا ہے۔ کیا اس قسم کے واقعات کی موجودگی میں بھی ظہر الفساد فی البر والبحر کے تسلیم کرنے میں عذر ہو سکتا ہے۔ کاش! لوگ دیکھیں اور غور کریں کہ ان کی اور ان کے راہ نماؤں کی حالت کیسی خطرناک ہو چکی ہے۔ (ایڈیٹر)

اسلاف شکر اللہ سعیہم تو قابل رشک نیز رگ تھے بارگاہ خداوندی میں خاص عزت رکھتے تھے۔ ان کی دعا بدعا سُنی جاتی تھی۔ لیکن اولاد نااہل جو اٹھی۔ تو بس اگلوں کو بھی لے ڈوبی کیوں صاحب! کیا ہے؟ اجی حضرت کیا سناؤں۔ لوگ ہمیشہ سے کہتے آئے ہیں کہ حضرات سادات پاک اہل بیت سے امام مہدی ہوگا۔ تم خواہ مخواہ احمدی جماعت والے تاویلیں کرتے رہتے ہو۔ اور سیدھی بات کو بھی اُلٹا ہی سمجھ لیتے ہو۔ خبردار۔ سادات اب بھی گئے گذرے زمانے میں بڑے باکمال لوگ ہیں۔ تقدیر کو اُلٹ دیں تو یہ لوگ۔ لا تبدیل لخلق اللہ کے برخلاف کرا لینے والے یہ لوگ۔

سنئے صاحب۔ یہ واقعہ ہے۔ فرضی بات یا کہانی نہیں۔ ولعنۃ اللہ علی کذب وافتری۔ ضلع گوجرات تحصیل پھالیہ موضع ...... میں ایک سید صاحب ہیں۔ اور بفضلہ آپ کے چند مریدان باصفا بھی ہیں۔ اور معرفت کے بڑے رموز کھولا کرتے ہیں۔ ان کے متعلق واقعہ ہے۔ کہ اس گاؤں میں جب احمدیت کا چرچا ہوا۔ اور جس کی وجہ یہ ہوئی کہ موضع مذکور میں ایک خاندان اہل علم تھا۔ اور ان کا رسوخ اس علاقہ میں کافی تھا محض فضل خدا کے احمدی ہو گیا۔ جس سے یہ مخالفت پیدا ہوئی۔ اور بات گاؤں میں چلی۔ سید صاحب نے فرمایا۔ یہ لوگ سب غلطی پر جا رہے ہیں امام مہدی کا کسی کو پتہ نہیں وہ تو میرے گھر پیدا ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا۔ حضور کیسے بس ہم تو نہال ہو گئے۔ اگر ہمارے گاؤں میں مہدی صاحب پیدا ہو جاویں۔ آپ نے فرمایا۔ دیکھو مریدان باصفا۔ یہ

میری لڑکی ہے۔ جس کا نام یہ ہے۔ آج سے یہ لڑکا ہوگیا ہے۔ آئندہ اس کو کوئی .. ... بی بی نہ کہے۔ بلکہ .. .. شاہ کہے۔ چنانچہ اسی دن سے حسب الحکم لڑکی مذکور لڑکا بن گیا۔ پھر کہا تم شک نہ کرو۔ اس لڑکے کا بیاہ میں ایک لڑکی سے کردوں گا۔ اور اس سے امام مہدی پیدا ہوگا مریدان باصفا نے کہا۔ بیشک حضور آپ کچھ۔ آپ لوگ واقعی (الکیہ میں میکوہ) تقدیر کے برخلاف کرسکتے ہیں۔ بیشک حضور بیشک حضور۔

بعد ازاں شاہ صاحب مذکور کو لڑکوں والا لباس پہنایا گیا۔ اور عام اجازت دیگئی۔ کہ وہ لڑکوں کے ساتھ بیشک خلا ملا رکھے۔ کیونکہ وہ لڑکا ہوگیا۔ ہرکہ شک آرد کافر گردد۔ مریدان باصفا۔ جو عموماً امرد ہیں شاہ صاحب کے ساتھ خوب کھیلتے ہوئے سمجھتے ہیں۔ شاہ صاحب باقاعدہ بلاحجاب ان کے پاس آتے جاتے۔ اور وہ نہایت ادب و احترام اور محبت سے ان کی تواضع کرتے اور خدمت میں رہنا موجب ثواب سمجھتے ہیں۔ ایک لڑکی کے ساتھ اس کی نسبت کر رکھی ہے۔ اب ماشاء اللہ شاہ صاحب ۱۵۔۱۶ سال کے ہیں۔ عنقریب شادی خانہ آبادی کی تقریب وقوع میں آنیوالی ہے۔ دیکھئے۔ کب تک نخل مراد ثمر در ہو خدا خیر کرے۔ کہیں بے موسم پھل نہ آجائے۔ سامع نے جب یہ بات سنی۔ تو نہایت استعجاب سے کہا۔ ہیں؟ یہ کیا۔ کیا یہ ممکن ہے ؟ کہ کوئی ایسا بے غیرت باپ ہو جواب دیا گیا۔ ہاں صاحب۔ ممکن کیا موجود ہے۔ جب پتہ دیا گیا ہے۔ تو موقعہ پر جاکر دیکھ لو۔

(نوٹ) وہ ہے تو لڑکی ہی۔ لیکن لباس لڑکوں والا ہے، اور اگر کوئی شخص بی بی کہے۔ تو خفا ہوتی ہے۔ کہتی ہے شاہ صاحب کہو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

ناظرین اخبار یہ واقعہ ہے۔ اور حقیقت میں ایک شخص ایسا ہی کر رہا ہے۔ چند دن ہوئے۔ اخبار ذوالفقار میں سادات کرام کے عنوان سے ایک مضمون نکلا تھا جس کو میں نے پڑھا۔ تو مجھے واقعی افسوس ہوا۔ اسی ضمن میں یہ واقعہ بھی ملحوظ خاطر ہے۔ کہاں ہیں۔ وہ لوگ جو یہ شور بکار کیا کرتے ہیں۔ کہ امام مہدی سادات میں سے ہی ہوسکتا ہے۔ یہ حالت ہے ان لوگوں کی۔ الاماشاء اللہ بعض نیک خاندان بھی ہیں۔ لیکن اغلباً یہی حالت ہو رہی ہے یہی تو حالات تھے۔ جن کو دیکھ کر نبی اعظم کی روح نے درگاہ خدا میں دست نیاز بلند کیا۔ اور انکی دعا سے مسیح زمان پیدا ہوئے۔ برحق ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم۔ خدا تعالیٰ نہ کسی قوم کا دوست ہے نہ وہ دشمن ہے۔ وہ تو صرف اعمال کا دوست ہے من امن فلنفسہ ومن ساء فعلیھا۔ یہ اس شخص کی اولاد کا حال ہے۔ جو سید الاصفیا سید الاولیا سید الناس ہے آہ! آج اگر علی زندہ ہوتا۔ تو ان کی خبر لیتا۔ ان لوگوں نے دین کو کھیل بنا دیا۔ ان لوگوں نے غیر مذاہب والوں کو تضحیک کا موقعہ دیا۔ ان لوگوں نے اپنے اعمال سے وہ فیوض روحانی اپنے اوپر بند کردئے۔ جو جاری تھے۔ آج دنیا میں ہزاروں لوگ ناجائز اعمال کر رہے ہیں۔ لیکن یہ عجیب طریقہ ہے۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

خاکسار۔ یکے خیر خواہ سادات

نبوت مسیح موعود

مولوی عبد السبوح صاحب۔ مولوی فاضل

مولوی فاضل نے پیغام صلح مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۰ء میں درج کیا ہے۔ کہ اس کے نزدیک بحث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

۱۔ حضرت صاحب نے لغوی معنوں کی محدثیت سے انکار کیا ہے اصطلاحی سے کبھی انکار نہیں کیا۔

۲۔ اصطلاحی معنوں کی محدثیت قائم مقام ہے۔ لغوی معنوں کی نبوت کے۔

۳۔ اصطلاحی معنوں کی محدثیت کو مجازی نبوت کہتے ہیں

(۱) اب ہم حقیقۃ الوحی کی عبارت ذیل درج کرکے پوچھتے ہیں "پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" ص۳۹۱

مولوی فاضل صاحب غور کریں۔ اگر لفظ نبی کا کاٹ دیا جائے اور بجائے اس کے لفظ محدث کا لکھ دیا جائے۔ تو عبارت مندرجہ حقیقۃ الوحی ص۳۹۱ کو پڑھنے سے ثابت ہوگا کہ امت محمدیہ میں محدث کا نام پانے کے لئے صرف حضرت مسیح موعود ہی مخصوص تھے۔ اور دوسری تمام لوگ اس نام کے مستحق نہ تھے۔ کیا یہ صحیح ہے۔ ہمارے نزدیک تو باطل ہے۔ پس آپ دوبارہ ہمارے مضمون مورخہ ۲۳۔ اگست ۱۹۲۰ء الفضل پر غور کریں۔

(۲) مولوی فاضل نے اصطلاحی نبوت صرف تشریعی نبوۃ کو مانا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ حضرت ہارون کی نبوت تشریعی تھی یا غیر تشریعی۔ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت ہارون کے لئے نبوت غیر تشریعی تسلیم کی ہے۔ ملاحظہ ہو النبوۃ فی الاسلام۔ اور مولوی فاضل کے نزدیک وحی غیر تشریعی والی لغوی نبوت ہے۔ اور لغوی نبوت اصطلاحی محدثیت ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت ہارونؑ اصطلاحی محدث یا لغوی نبی یا مجازی نبی تھے۔ کیا یہ صحیح ہے۔ ہمارے نزدیک تو یہ باطل ہے۔

(۳) صحیح مسلم کی مشہور حدیث دمشقی میں۔ آنیوالے عیسیٰ کو نبی کا نام دیا گیا ہے۔ اور صحیح بخاری میں اس آنیوالے عیسیٰ کو امامکم منکم بھی کہا گیا ہے۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ آنیوالا عیسیٰ امامکم منکم یعنی امت محمدیہ کے محدثوں میں سے ایک محدث ہے۔ جو نبی بھی ہے (امتی نبی) اور ہم اس بات کو جانتے ہیں۔ کہ ہر ایک محدث نبی نہیں ہوتا۔ مگر ہر ایک نبی محدث ہوتا ہے۔

(۴) قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما کان قبلکم من الامم ناس محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر۔ حدیث مذکور کے ہوتے ہوئے اس تحریر کے کیا معنی کروگے۔ وما اعنی من النبوۃ ما یعنی فی الصحف الاولیٰ۔ حقیقۃ الوحی

میں پوچھتا ہوں کہ اگر حضرت مسیح موعود صرف محدث ہی تھے تو کیا پہلے صحیفوں میں محدثیت نہ تھی۔ غور کرو۔ پہلے صحیفوں کی پیروی میں نبوت براہ راست حاصل ہوتی تھی۔ اور حقیقۃ حال قرآن مجید کی پیروی میں محض فیض محمدی سے نبوت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

"بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر انکی نبوت

موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں × × × دو انبیاء مستقل نبی کہلائے۔ اور براہ راست انکو منصب نبوت ملا"۔
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)

"پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتا تھا۔ وہ کسی گذشتہ نبی کی اُمت نہیں کہلاتا تھا۔ گو اس کے دین کی نصرت کرتا تھا۔ اور اس کو سچا جانتا تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص فخر دیا گیا ہے × × × کہ وہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانیوالا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے۔ جو ان کی اُمت سے باہر ہو × × × × اور وہ اُمتی کہلاتا ہے۔ نہ کوئی مستقل نبی"۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۹)

(۵) مصنف النبوۃ فی الاسلام لکھتے ہیں کہ وہ انبیاء جن کا ذکر شہادت القرآن کے صفحہ ۴۴ و ۵۴ میں ہوا ہے۔ وہ لغوی نبی بمعنی محدث تھے۔ اور حضور مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ کی اُمت اولیاء اللہ کے وجود سے عموماً محروم رہی تھی۔ اور کوئی شاذ و نادر ان میں ہوا۔ تو وہ حکم معدوم کا رکھتا ہے"۔
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱)

اب بتائیے۔ حضور علیہ السلام تو فرمائیں۔ کہ وہ اُمت اولیاء اللہ کے وجود سے عموماً محروم رہی تھی۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے صدہا نبیوں کو لغوی نبی بمعنی محدث بنا دیا۔ محدث اور ولی کا فرق مولوی صاحب کو معلوم ہو گا۔

(۶) حضور شارع علیہ السلام نے جس چیز کو حلال کرنا تھا اس کو حلال کر دیا۔ اور جس کو حرام کرنا تھا۔ اس کو حرام کر دیا۔ چنانچہ حضور شارع علیہ السلام نے آنیوالے عیسیٰ کو نبی کا نام دیا ہے۔ اور اس شبہ کو مٹانے کے لئے کہ کہیں آنے والے عیسیٰ سے عیسیٰ اسرائیلی نہ سمجھا جائے۔ ایک حدیث میں آنے والے عیسیٰ کو امامکم منکم کہہ کر شبہ دُور کر دیا ہے۔ بس ان ہر دو احادیث کے رو سے محدث (امامکم منکم) عیسیٰ نبی اللہ ہے۔ سمجھنے کے لئے تو اتنا ہی بس ہو سکتا ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود صرف محدث ہی تھے۔ تو بعد اُمتی نبی ظلی نبی۔ مجازی نبی۔ محض فیض محمدی سے نبی۔ وغیرہ اصطلاحیں مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ حضور مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی کہے کہ تم بھی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ میں ویسا نبی نہیں ہوں۔ حضرت عیسیٰ براہ راست خدا کے نبی تھے۔ اور میری نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ اور فیوض سے ہے"۔
(تقریر مئی ۱۹۰۸ء بمقام لاہور)

فتدبر۔ راقم محمد سیف الدین احمدی
سابق سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام فیروزپور

سبحانک ھٰذا بہتان عظیم

تین اکتوبر کے پیغام صلح میں ہم پر افترا باندھتے ہوئے ہمارے مستور راز دان فرماتے ہیں:۔ "ایک شملوی نامہ نگار نے (غالباً جسے وہ نہیں جانتے) اپنے کلام کو زور دار ثابت کرنے کے لئے اخبار الہلال سے بہت سے جملے سرقہ کرکے تصرف بیجا کیا ہے"۔

ہمارے دوست کو واضح رہے۔ کہ بندہ نے الہلال کو نہ دیکھا نہ پڑھا۔ اور نہ میں کبھی اس کا خریدار رہا۔ دراصل ہمارے پیغامی مستور نے اصلی مضمون کا جواب نہ بن سکنے پر جو کہ ایسے واقعات پر مشتمل تھا جنہیں اہل شملہ خوب جانتے ہیں۔ یہ ٹکی ہانکی ہے۔

پھر ہمارے دوست فرماتے ہیں:۔

"حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ پر بعض اتہام لگا کر نے ناپاک کوشش کی ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ شخص اپنی پہلی بیوی کو بلاوجہ طلاق دے کر دوسری شادی کرنا چاہتا تھا۔ حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ نے اس نواحمدی کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور اس سے اسے روکا۔ جس پر یہ بگڑ کر محمودی نظارت عامہ کی ریشہ دوانیوں کے مرہون منت ہو گئے ہیں"۔

اگر ہمارا محجوب پیغامی ہماری عداوت میں اپنی آنکھیں بند نہ کر لیتا۔ تو مجھے الزام دیتے ہوئے اپنے امیر کو ملزم بنانے کا مرتکب نہ ہوتا۔ اس کے امیر نے مجھے اسی طلاق کے متعلق پندرہ دن استخارہ کرنے کے بعد اپنے قلم سے فتویٰ دیا اور سورہ نور سے استدلال کیا۔ کہ طلاق دیدینا بہتر ہے۔ یہ فتویٰ میرے پاس اس کے امیر کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا موجود ہے۔ اب ظاہر ہے یا تو اُسنے جان بوجھ کر جھوٹ لکھا یا اس کے امیر نے اُسے جھوٹ بتایا۔

اسی عبارت میں مجھے نواحمدی قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ میں ۱۹۱۶ء سے تحقیق رکھتا ہوں۔ اور ۱۹۱۹ء میں بیعت میں داخل ہو چکا ہوں۔ اور ایک سال سے زیادہ پیغامی کمپ کی ہوا کھاتا رہا ہوں۔ لیکن جب میں ان کے منافقانہ اقوال کو دیکھ کر بیزار ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ تو نواحمدی کہلاتا ہوں۔ گویا ان کی احمدیت کی حقیقت سے ناواقف ہوں۔

ہمارے دوست آگے چلکر فرماتے ہیں:۔

"محمودیت کا حلقہ بگوش ہونے پر دو تین چار بیویوں تک کا انتظام ہو سکتا ہے۔ جو شخص بیوی کے بدلے ایمان فروشی کرتا ہے۔ وہ کل نہیں آج محمودی ہو جائے تو اچھا ہے"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پردہ نشین دوست اور ان کے امیر کے نزدیک چار بیویوں کا انتظام کرنا حرام ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں صاف طور پر چار تک بیویاں کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن اس عقل کے اندھے پیغامی کو یہ سمجھ نہ آئی کہ جب میں غیر احمدی تھا۔ اور انکے ساتھ شامل ہوا تھا۔ تو شملہ کے غیر احمدیوں نے بھی شور مچایا تھا کہ یہ نکاح کی خاطر پیغامی ہوا۔ اسوقت میرے دوست نے انہیں کیا جواب دیا تھا یا پیغامیوں کی طرف سے مجھ سے لڑکی دینے کا اقرار کیا گیا تھا۔

مجھے امید ہے۔ کہ اس مختصر سے مضمون سے میرے دوست کی کافی تسلی ہو جائیگی۔ ہاں اگر کچھ کسر باقی ہو۔ تو اپنے امیر سے پوری کرائے۔ اور میں مولوی محمد علی صاحب سے بھی درخواست کرتا ہوں اور اُمید رکھتا ہوں کہ وہ ایسے کاذب انسان کو اگر اپنی جماعت سے خارج نہیں کرینگے تو سکرٹری شپ سے تو

ہندوستان کی خبریں

تپ دق کے جراثیم کا انسداد

۷ - اکتوبر - بنگال گورنمنٹ نے گایوں کے جراثیم تپ دق کو بنگال میں آنے سے روکنے کے لئے گایوں کو ٹھہرانے - معائنہ کرنے اور ان کو ڈس انفکٹ یا تلف کرنے کے متعلق قواعد شائع کئے ہیں - جو برٹش ہند سے باہر سے آئینگی ان قواعد پر ۱۷ - جنوری سنہ ۱۹۲۰ء سے عملدرآمد ہوگا ۔

بیمہ شدہ چٹھیوں کے چور کا سراغ لگانے والے کو انعام

ڈائرکٹر ڈاکخانہ جات اور تار نے ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے - کہ جو اس چور یا چوروں کو گرفتار کرائے - جس یا جنہوں نے ۲۷۵۳ روپے کی لاگت کی ۳-۶-۲۹ - جولائی کی رنگون سے مدراس کو روانہ کی ہوئی ۲۲ بیمہ شدہ چٹھیاں اور چار رجسٹرڈ خطوط چرائے ہیں ۔

گرانی کے متعلق تحقیقات کرنے والی کمیٹی

کلکتہ - ۶ - اکتوبر - گرانی کے متعلق تحقیقات کرنیوالی کمیٹی نے اپنا کام ختم کر دیا ہے - آخری شہادت انڈین ایسوسی ایشن کے قائم مقام کی ہوئی - انہوں نے گورنمنٹ کی برآمد کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی - کہا کہ گورنمنٹ ہند کو غلہ باہر بھیجتے ہوئے پہلے ہندوستانیوں کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیئے نہ کہ سلطنت برطانیہ اور تمام دنیا کی ضرورتوں کا - کمیٹی اپنی رپورٹ ایک ماہ کے بعد پیش کریگی ۔

قلیوں نے ریل کی پٹڑی اکھیڑ دی

مدراس - ۸ - اکتوبر - بنگلور میں گذشتہ شب کو مدراس سے جو ریل روانہ ہوئی تھی - ارکونم اور منتال کے درمیان تباہ ہوگئی - انجن اور تین بوگی گاڑیاں بالکل چکنا چور ہوگئیں - حادثہ کی وجہ یہ ہے - کہ ریل کی پٹڑی بالکل اکھاڑ دیگئی تھی - جو چند قلیوں کی شرارت معلوم ہوتی ہے - سرکاری بیان ہے - ۱۳ - مسافر ہلاک اور پندرہ زخمی ہوئے

کلکتہ کے بازاروں میں اندھیرا

کلکتہ - ۸ - اکتوبر - گاس کے کاریگروں کی سٹرائک کی وجہ سے کلکتہ کے بازار کل شب نیم تاریکی میں رہے - تقریباً دس ہزار گاس کے لیمپوں میں سے نصف کے قریب روشن ہونگے ۔

ڈیلی ہیرلڈ کی امدادی کمیٹی

بمبئی - ۸ - اکتوبر - ایک عارضی کمیٹی زیر صدارت مسٹر پیٹٹ قائم ہوئی ہے - یہ ڈیلی ہیرلڈ کے داخلہ کی بندش کے خلاف احتجاج کریگی ۔

ولیعہد سیام شملہ میں

شملہ ۸ - اکتوبر - ولیعہد سیام مع پارٹی کے شملہ میں پہنچ گئے - اور وائسرائے و لیڈی چیمسفورڈ کے مہمانوں کی حیثیت سے وائسریگل لاج میں مقیم ہوئے ۔

لاہور کے بیرسٹروں کا مقدمہ

جن انگریزوں نے لارنس گارڈن میں لاہور کے دو بیرسٹر صاحبان پر حملہ کیا تھا - اور جن کو عدالت ماتحت نے ملزم قرار دیکر سزا دی تھی - انہوں نے چیفکورٹ میں اپیل دائر کی تھی - لیکن اب ملزمان نے بیرسٹر صاحبان سے معافی مانگ لی - اور سو روپیہ بطور ہرجانہ ادا کئے - یہ معافی منظور کر لی گئی ۔

رنگون کے ہسپتال میں ہڑتال

رنگون - ۸ - اکتوبر - رنگون کے جنرل ہسپتال کے تمام مزدوروں اور طبقہ ادنی کے عمال نے آج صبح سے ہڑتال کر دی ہے -

ایک لفٹنٹ گورے کی گرفتاری

۸ - اکتوبر - لفٹنٹ ایچ ایم گارڈن کنٹونمنٹ مجسٹریٹ نے لفٹنٹ رانلڈس آرمی کیورنگ ڈیپارٹمنٹ کو دفعہ ۴۰۹ قانون تعزیرات ہند کے ماتحت ماخوذ کر کے اس کا مقدمہ سیشن جج کی عدالت میں پیش کر دیا ہے ۔

ایک کپتان کی خودکشی

بانکی پور - ۹ - اکتوبر - جمعرات کی صبح کو کپتان ہارسرڈ بٹالین نمبر ۸۹ پنجابی نے اپنے آپ کو پستول سے داناپور کے کنٹونمنٹ میں ہلاک کر لیا -

کمانڈر انچیف کی روانگی

شملہ - ۱۰ - اکتوبر - کمانڈر انچیف شملہ ہی میں اقامت اختیار کرینگے - اور وسط نومبر شملہ سے سیدھے بمبئی روانہ ہونگے - لارڈ راسنسن تقریباً ۱۸ - نومبر کو ہندوستان پہنچیں گے - اور سر چارلس مانرو ۲۰ - نومبر کو روانہ انگلستان ہونگے ۔

دہلی میں مسلم آوٹ لک کے پرچوں کی ضبطی

دہلی - ۹ - اکتوبر - چیف کمشنر دہلی نے حکم نافذ کیا ہے کہ اخبار مسلم آوٹ لک کی تمام وہ کاپیاں جو اس وقت تک صوبہ دہلی میں داخل ہو چکی ہیں - بحق سرکار ملک معظم ضبط کر لی جائیں - علاوہ بریں جن اخبارات و رسائل میں مسلم آوٹ لک کے اقتباسات کا ترجمہ چھپا ہے وہ بھی ضبط کر لئے جائیں ۔

سر چمن لال سیتلواد کا استعفاء

بمبئی - ۱۰ - اکتوبر - افواہ ہے - کہ سر چمن لال نے ہائیکورٹ کی ججی سے استعفا دیدیا ہے - وہ زیست عامہ میں پھر داخل ہونا چاہتے ہیں ۔

سردار سندر سنگھ ممبر اگزیکٹو کونسل پنجاب

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مانٹیگو نے گورنمنٹ آف انڈیا کی سفارش پر آنریبل سردار بہادر سندر سنگھ مجیٹھیہ کو پنجاب کی اگزیکٹو کونسل کا ممبر بنانا منظور کر لیا ہے ۔

حجاج کی حالت

جدہ سے وکیل کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے - کہ امسال تقریباً اسی ہزار حجاج حج کی ادائگی کے لئے آئے - صحت اچھی رہی - گرمی زیادہ تھی - اور زیادہ اموات اسی وجہ سے ہوئیں - بخار اور پیچش کی کسی حد تک شکایت رہی - مدینہ طیبہ کے زائرین کو بدوؤں کے ہاتھوں کچھ ایذا پہنچی ۔

برآمد غلہ کے خلاف ایک جلسہ

۱۰ - اکتوبر کو بمبئی میں ایک عام جلسہ اسبات پر صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے منعقد ہوا - کہ جب ہند میں قحط اور گرانی - اشیاء کے نرخ بڑھے ہوئے ہیں - تو برآمد غلہ کی کیوں اجازت دی جاتی ہے ۔

ہندوستانی تاجروں کی مجلس کوئی نمائندہ منتخب نہ کریگی

بمبئی - ۸ - اکتوبر - ہندوستانی تاجروں کی مجلس نے یہ ریزولیوشن منظور کیا ہے - کہ خاص کانگریس اور مسلم لیگ کی قرار دادوں کے ماتحت ہمیں اپنا کوئی نمائندہ جدید کونسلوں میں یا مجلس وضع آئین میں نہ بھیجنا چاہیئے

ممالک غیر کی خبریں

ترک ارمینیا میں

ارمن شہروں پر ترکوں کا قبضہ لنڈن - ۷ - اکتوبر - ٹائمز کو قسطنطنیہ سے پیام موصول ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرحد آرمینیا پر ... حالات فی الحقیقت نہایت تشویش ناک ہے۔ ترکوں نے ساری کیشن سوغان سلی پر قبضہ کر لیا ہے۔ مشرقی سرحد پر آرمینیا کی افواج پر پیاپے حملے ہو رہے ہیں تاکہ مغرب کی طرف کمک نہ جا سکے۔

ترکی احرار کی یلغار ترکی احرار کی طرابزون کا سرکاری اطلاع ہے کہ باطوم کی طرف کوچ کرنے کا خیال ترک کر دیا گیا۔ ترک افواج جس میں قواعد دان ترک سپاہی ہیں۔ اور جو تین دستوں میں کوچ کر رہی ہے۔ ایک ماہ کے اندر اندر آرمینیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاکہ آذربائیجان جانے کا راستہ صاف ہو جائے آرمینیوں نے ولسن اور اتحادیوں کے پاس صدائے احتجاج پہنچائی ہے ٭

عراق عرب

عراق عرب کی موجودہ حالت لنڈن - ۶ - اکتوبر - دفتر جنگ کا اعلان ہے۔ کہ چند بیماروں کے سوا تمام عورتیں اور بچے کرنڈ سے بغداد پہنچ گئے ہیں۔ جنرل آئرن سائڈ شمال مغربی ایران میں افواج کی کمان لینے کے لئے قزوین گئے ہیں ٭

لنڈن - ۷ - اکتوبر - نظامت جنگ کا اعلان ہے۔ کہ ہمارا امدادی دستہ دراجی جا پہنچا۔ جو سماوا سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ کوفہ کی قلعہ گیر افواج نے طلایہ گرد طیاروں کو خیر و عافیت کی اطلاع بذریعہ اعلانات و نشانات پہنچائی۔ لیکن عرب کو فلاٹن کو تباہ کر رہے ہیں۔ اس دستہ فوج کا کچھ حصہ بغداد سے حلہ جا رہا تھا۔ کہ اسپر بمقام محمدیہ حملہ کیا گیا۔ مگر حملہ آوروں کو منتشر کر دیا گیا ٭

شورش آئرلینڈ

تمام سن فین لیڈر گرفتار کئے جائینگے لنڈن - ۶ - اکتوبر - معتبر حلقوں میں خیال ہے۔ کہ اگرچہ آئرلینڈ میں پولیس اور فوج کی انتظامی پالیسی کو آئندہ دبایا جائیگا۔ تاہم گورنمنٹ اظہار رعب جمانے کے لئے کوئی اور تدبیر عمل میں لائے گی۔

نیز یقین کیا جاتا ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے دوبارہ انعقاد سے پہلے تمام سن فنر لیڈروں کی گرفتاری پورے زور سے عمل میں آنی شروع ہو جائیگی۔

کارک میں ہنگامہ آرائی لنڈن - ۶ - اکتوبر - شب میں سن فینروں اور فوجی پہرہ داروں کے مابین بمقام کارک سخت ہنگامے ہوئے۔

بولشویک کارروائیاں

سفیر کابل اور بولشویک مرو میں بولشویکوں نے سفیر کابل کے اسلحہ چھین لینے کی کوشش کی اور اس سے اسلحہ مانگے۔ سفیر نے اسلحہ کی حوالگی سے انکار کیا۔ اسپر بولشویکوں نے کابلی سفارت خانہ کو گھیر لیا طرفین سے خاصی گولہ باری ہوئی۔ مگر بظاہر نقصان کچھ بھی نہ ہوا۔ آخر سفیر نے بولشویکوں کا کہنا مان لیا ٭

سابق والئے خیوا کے بھائی کا قتل جنید خان والئے خیوا کے متعلق خبر ہے کہ وہ از سر نو بولشویکوں سے جنگ آزما ہے۔ اس کے بھائی کو بولشویک نے قتل کر دیا۔

بخارا کے مال کی روانگی بند سوداگران پشاور کو اطلاع ملی ہے کہ سیاسی حالات کے باعث بخارا سے ہندوستان کو مال کی روانگی بہت مشکل ہے اب سوداگران کا جو روپیہ بخارا میں گیا ہوا ہے۔ اس کا واپس لانا بھی مشکل ہے ٭

چینی باشندے ہجرت کر رہے ہیں روسی حکومت کے ظلم سے تنگ آکر کرغیز قوم کے بہت سے باشندے چینی ترکستان کو ہجرت کر گئے تھے۔ اب بولشویک حکومت۔ تاشقند ان کو واپس لانے کی کوشش کر رہی ہے ٭

متفرق خبریں

نہر کیل میں جہاز رانی آزاد ہے پیرس میں سفیروں کی کانفرنس نے جہاز رانی کے متعلق جرمنی کے نام ایک یادداشت بھیجی ہے۔ اور یاد دہانی کرائی ہے۔ کہ معاہدہ وارسلز کے رُو سے نہر کیل میں جہاز رانی بالکل آزاد ہے۔

پرتگال میں ہڑتال میڈرڈ - ۶ - اکتوبر - سارے پرتگال میں عام ہڑتال ہو گئی ہے۔ اور بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ انقلابی قسم کی ہے۔

ڈاکٹر ٹیگور پیرس میں پیرس - ۶ - اکتوبر - ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور بلجیم سے اپنے لڑکے اور بہو کے ہمراہ پیرس پہنچ گئے ہیں۔

فلپائن میں آتشزدگی ٹائمز کو منیلا (جزائر فلپائن) سے معلوم ہوا ہے۔ کہ خزانہ اور ٹکسال کی عمارتیں جل رہی ہیں۔

سسلی میں مزید شورشیں لنڈن - ۶ - اکتوبر - حال ہی میں سسلی میں زراعت پیشہ لوگوں کی نہایت ہی زبردست شورشیں وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ کسانوں کی منظم جماعتوں نے جنہیں بہت سی مسلح ہیں۔ بڑی بڑی جائدادوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ پیشتر ازیں دو سو جاگیروں پر قبضہ کر چکے ہیں۔ ایک پادری نے سنٹ ریجلو میں ۵۰۰ کسانوں کی جماعت سے ایک جاگیر پر قبضہ کرنا چاہا۔ ایک زمیندار نے کسانوں کی واپسی کمین گاہ میں انتظار کیا۔ اور اسپر چند بندوقیں چلائیں۔ جنمیں سے ایک زخمی ہوا۔ اور ایک مرا ٭

جاپانیوں سے جھڑپ ٹوکیو - ۷ - اکتوبر - روسی بولشویکوں کوریا والوں اور چینیوں کی مشترکہ جماعت نے قصبہ ہجن پر دو مرتبہ حملہ کیا اور جاپان کی افواج سے مصروف پیکار ہوئی۔ کہتے ہیں کہ حالت تشویش انگیز ہے ٭

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا